أفلا يتدبرون القرآن

واضح البیان

ترجمۃ القرآن

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ

تفسیر

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

تسہیل ونظر ثانی

عبداللہ یوسف ذہبی حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

maktabaquddusia

CamScanner

افلا یتدبرون القرآن

واضح البیان

ترجمۃ القرآن

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل و نظر ثانی

عبد اللہ یوسف ذہبی حفظہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ قدوسیہ

maktabaquddusia.com

CamScanner

حرفِ چند

الحمد للہ ایک اور سنگ میل طے ہوا۔ مکتبہ قدوسیہ نے اس سے پہلے قرآن وحدیث کے حوالے سے بہت سے کام ایسے کیے ہیں کہ جو تاریخ ساز ثابت ہوئے۔ جن میں سرفہرست مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ کی شرح صحیح بخاری کی طباعت تھی۔۔ موجودہ دور میں سب سے پہلے مکتبہ قدوسیہ نے اس کو شائع کیا اور اللہ نے اس کو جو قبولیت دی وہ احباب کے سامنے ہے۔

مدت سے خواہش تھی کہ مولانا داود راز کے ترتیب کردہ حواشی قرآن کو بھی شائع کیا جائے اور یوں قرآن وحدیث پر مشتمل ایک ہی مصنف کی دو کتب کا سلسلہ مکمل ہو سکے۔۔ سو اس خواہش کا عملی ظہور آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ نظر ثانی سے لے کر کمپوزنگ تک تمام کام نہایت محنت سے کیا گیا ہے۔ ثنائی ترجمے کے نام سے یہ پہلے بھی شائع ہوتا رہا، جس میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا ترجمہ قرآن شامل اشاعت تھا جس کی جگہ اب سلاست کے سبب مولانا محمد جونا گڑھی کا ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔۔ برادر عبد اللہ ذہبی اور ان کے بعد عمر فاروق قدوسی نے بہت عرق ریزی سے نظر ثانی کا کام انجام دیا۔

طباعت کے حوالے سے بھی بہت کوشش کی گئی کہ عمدہ معیار حاصل کیا جا سکے۔ اس میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں یہ فیصلہ تو آپ نے کرنا ہے سو اس کے لئے ہم آپ کی آرا اور تجاویز کے منتظر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اشاعت کو ہمارے والدین اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنا دے۔

ابوبکر قدوسی

۱۹ مئی ۲۰۲۰ء

فروری ۲۰۲۵ء میں ابوبکر قدوسی کے زیر اہتمام
کرن تبسم پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شائع کی گئی۔

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں۔

رحمان مارکیٹ ⊙ غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور ⊙ پاکستان Tel: +92-42-37230585 Cell: 0321-4460487 Email: maktaba_quddusia@yahoo.com

CamScanner

فہرست مضامین

پارہ (۱)

الٓمّٓ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ قرآن یا سورۂ فاتحہ	۲	تحریف کلام الٰہی ایمان کے منافی ہے	۱۴	صداقت محمدی اغراض ومقاصد رسالت محمدیؐ کا بیان	۲۱
حقانیت قرآن اور اُس کی غرض وغایت	۳	محض آرزوؤں سے کچھ نہ بنے گا	۱۴	دین کے بارے میں یہود ونصاریٰ سے اچھی امید ہرگز نہ رکھو	۲۲
اوصافِ مقبولانِ دربارِ الٰہی	۳	حق فروش علماء کی ایک بے باکی کا بیان	۱۴	تلاوت قرآن کا حاصل ہے قرآن	۲۲
خصائلِ کفار	۴	یہود کی ایک اور گمراہی پر تبصرہ	۱۵	بنی اسرائیل سے پھر ایک خطاب	۲۲
منافقین پر ایک بیان	۴	نجات کا مدار ایمان وعمل پر ہے نہ قیمت پر	۱۵	قیامت کے متعلق چند حقائق کا اظہار	۲۲
ایک حقیقت آمیز پیغام	۵	دین حقہ کے بنیادی احکام کی یاددہانی	۱۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ	۲۲
منکرین قرآن کو چیلنج	۶	دین کے بعض حصوں کو ماننا اور بعض کا انکار؟	۱۶	بیت اللہ کی مرکزیت کا تذکرہ	۲۲
مومنین قرآن کو بشارت	۶	غرض پرستوں نے ہمیشہ داعیان حق کا مقابلہ کیا	۱۶	بیت اللہ میں مصلیٰ مقام ابراہیم علیہ السلام ہے	۲۲
فاسقین کے خصائل	۷	قبولِ حق میں بڑا مانع نسلی یا جماعتی حسد ہے	۱۷	ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا	۲۲
زمین کی ہر چیز سے انسانی مفاد وابستہ ہے	۷	یہود کی ایک غلط بیانی پر تنبیہ	۱۷	قبولیت کعبہ کے لیے ابراہیمیؑ دعا	۲۳
اوّلین انسان پر ایک بیان	۷	درازیٔ عمر عذاب اُخروی سے نہ بچا سکے گی	۱۸	ایک رسول کے لیے ابراہیمی دعا	۲۳
ابلیس کا بدترین جرم انکارِ حق اور تکبر تھا	۸	حضرت جبرئیل سے عداوت محض حماقت ہے	۱۸	ملت ابراہیمی سے روگردانی سراسر حماقت ہے	۲۳
جنت کی جدائی پر ایک حوصلہ افزا پیغام	۸	آیات الٰہی بالکل روشن ہیں	۱۸	آل ابراہیم اور آل یعقوب کیلئے اسلام ہی کی وصیت کی گئی	۲۳
آلِ یعقوب سے خطاب	۹	یہود کا دعوتِ حق سے انکار نئی چیز نہیں ہے	۱۸	اسماعیل اور اسحاقؑ سب ایک ہی دین کے داعی ہیں	۲۳
دیگراں را نصیحت وخود را فضیحت کی برائی	۹	یہود کا جادو ٹوٹکوں پر جھک پڑنا	۱۸	پہلے لوگ گزر گئے اب تم سوچو کیا کر رہے ہو؟	۲۳
نماز اور صبر اور آخرت پر ایمان لازم وملزوم ہیں	۹	ایمان اور تقویٰ ہی اصل خیر ہے	۱۹	اسلاف کے بارے میں تم سے کچھ نہیں پوچھا جائے گا	۲۳
بنی اسرائیل کے لیے اہم ہدایات	۹	یہود کی ایک گستاخی اور مومن کو ہدایت	۱۹	دین حقہ صرف ملت ابراہیمی ہے	۲۳
ایک اور حرکت بد کی یاددہانی	۱۰	نسخ کے بارے میں اظہار حقیقت	۱۹	دین حق وہ جس میں شرک کا شائبہ بھی نہ ہو	۲۴
اسرائیلیوں کی ایک ضد اور اس پر سزا	۱۰	دین کے بارے میں غیر ضروری سوالات کی برائی	۲۰	تفریق بین الرسل اسلام کے منافی ہے	۲۴
ایک نعمت کی ناقدری کا بیان	۱۱	کفر اور عناد کے بارے میں امر الٰہی کا انتظار	۲۰	ایمان کا تقاضا ہے کہ جملہ انبیاء ورسل پر ایمان لاؤ	۲۴
نعمت الٰہی کی بے قدری سے ذلت ملتی ہے	۱۲	یہود ونصاریٰ کا ایک اور غلط دعویٰ	۲۰	پرستارانِ حق کے لیے اللہ کافی ہے	۲۴
دین حق کے بنیادی اصول	۱۲	اسلام اور احسان ہی سے نجات اخروی ملے گی	۲۰	اسلام اللہ کا مقرر کردہ ایک رنگ ہے	۲۴
حدود الٰہی سے تجاوز کا ایک نتیجہ	۱۲	یہود ونصاریٰ کا باہمی تصادم	۲۱	جھگڑے سے بہتر یہ ہے کہ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود	۲۴
حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا ایک مکالمہ	۱۳	مساجد سے روکنا بدترین ظلم ہے	۲۱	ابراہیمؑ اور یعقوبؑ اور ان کا خاندان سب مسلمان ہی تھے	۲۴
حیات اُخروی پر ایک دلیل	۱۳	الٰہیات کے چند حقائق کا اعلان	۲۱	یہ جماعت تھی جو گزر گئی تم اپنا فکر کرو	۲۴
بنی اسرائیل کی قلبی حالت کا انتہائی تنزل	۱۴	ایک نادانی اہل کفر کی جانب سے	۲۱		۲۴

CamScanner

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکی ہے اس میں ایک رکوع، سات آیات، ۲۵ الفاظ اور ۱۲۳ حروف ہیں ①

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔②

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

والا بڑا مہربان۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک۔③ صرف تیری ہی

نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥

ہم عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔④ ہمیں سیدھی

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

(اور سچی) راہ دکھا۔⑤ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا⑥ نہ ان کی جن پر

عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔⑦

① یہ سورہ مبارکہ مکہ شریف میں نازل ہوئی۔ (فتح البیان) قرآنی سورتوں کی اہم تقسیم زمانہ نزول کے لحاظ سے کی گئی ہے جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں خواہ ان کا نزول مکہ شریف سے باہر ہی ہوا ہو وہ سب مکی ہی کہلاتی ہیں اور جو سورتیں ہجرت نبوی کے بعد جب کہ آپ ﷺ مکہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں خواہ ان کا نزول حدود مدینہ منورہ سے باہر ہی ہوا ہو۔ فاتحہ کے لفظی معنی ابتدا کرنے والی کے ہیں یہ قرآن پاک کا گویا دیباچہ ہے جس سے قرآن مقدس شروع ہوتا ہے۔ اسی کا ایک نام ام الکتاب (قرآن کی ماں) بھی ہے مصاحف شریفہ کی کتابت اسی سے شروع کی جاتی ہے اور نماز میں قراءت بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ ترمذی نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اس سورت جیسا بابرکت کلام نہ توراۃ میں ہے نہ انجیل میں نہ کسی اور آسمانی کتاب میں نازل ہوا۔ یہی وہ قرآن العظیم ہے جو آپ ﷺ کو اللہ نے عطا فرمایا ہے اور اس کا ذکر سورۃ الحجر (آیت ۸۷) میں کیا گیا ہے۔ اس کو سورۃ الصلاۃ بھی کہا گیا ہے جیسا کہ حدیث قدسی قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی میں آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے۔ یہاں نماز سے بالاتفاق سورہ فاتحہ مراد ہے۔ یہ مبارک ترین سورہ ہے جس کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث کافی ہے جس میں آپ نے فرمایا: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (صحیح البخاری: ۷۵۶، صحیح مسلم: ۳۹۴) یعنی جس نمازی نے اپنی نماز میں اس سورۃ مبارکہ کو نہ پڑھا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ نیز آپ ﷺ نے ایک مرتبہ مقتدیوں کو فرمایا کہ جب میں زور سے قراءت کروں تو تم سورہ فاتحہ کے سوا قرآن کا کوئی حصہ میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔ اس حدیث کو بخاری رحمہ اللہ نے جزء القراءۃ میں اور ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں اور بھی بہت سے ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بارے میں نبی ﷺ کے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اسی حدیث پر عمل ہے اور امام مالک، امام احمد و امام شافعی رحمہم اللہ وغیرہ سب امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ (سنن الترمذی: ۳۱۱) قرآن پاک کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے، بسم اللہ سورہ نمل کی ایک آیت بھی ہے اور دوسرے مقامات پر ایک سورت کا دوسری سورت سے فرق معلوم کرنے کے لیے ہے۔ جہری نماز میں اس کا بلند آواز سے اور آہستہ ہر دو طرح پڑھنا درست ہے۔

② چونکہ یہ سورہ بندوں کی زبان پر گویا ایک عرضی کا مسودہ نازل ہوا ہے، اس لیے اس کے ترجمہ سے پہلے ''کہو'' محذوف سمجھنا چاہیے۔ یعنی میرے بندو تم یوں کہو۔ (ثنائی)

③ دین سے مراد خیر و شر کی جزا اور سزا ہے خلاصہ یہ کہ جزا اور سزا کے دن کا مالک۔

④ اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کی عبادت بدنی، مالی، قلبی، قولی اور فعلی اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے اور اس کے سوا کسی دوسرے سے امداد مانگنا جائز نہیں۔

⑤ یہ پہلا موقع ہے کہ قرآن کریم میں دعا کا نہ صرف ذکر آیا ہے بلکہ اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ دعا جب دل کی توجہ سے کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے مگر سر سید احمد خاں اس امر میں نہ صرف اہل اسلام بلکہ جملہ انام سے بھی مخالف ہو بیٹھے ہیں اور قبولیت دعا کا وہ معنی نہیں مانتے جو سب لوگ مانتے ہیں۔

⑥ ان سے چار گروہ مراد ہیں نبیین، صدیقین، شہدا اور صالحین۔ مغضوب اور ضالین سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔ ⑦ سورہ فاتحہ کو ختم کر کے جہری نمازوں میں آمین بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔ صحیح احادیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کے بعد جہری نماز میں بلند آواز سے آمین کہتے اور مقتدی بھی اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ (السنن الکبری للبیہقی: ۲/۵۹) بہت سی احادیث صحیحہ کی بنا پر تمام محدثین کرام و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل اور بے شمار اولیائے امت کا یہی مذہب ہے کہ جہری نمازوں میں آمین زور سے بولنا سنت رسول ہے۔ بعض روایات میں آمین بالجہر سے چڑنا یہودیوں کی علامت بتلائی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۸۵۶) اللہ پاک ہر مسلمان کو تحقیق حق و قبولیت صدق کی توفیق بخشے۔ آمین کے معنی ہیں اے ہمارے مہربان مولا! ہم عاجزوں کی یہ التماس مخلصانہ قبول فرما۔

maktabaguddusia.com
CamScanner

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۃ بقرہ ① مدنی ہے جس میں ۴۰ رکوع ۲۸۶ آیات، ۶۰۲۱ لفظ اور ۲۰ ہزار حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى

الٓمّٓ۔ ② اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

راہ دکھانے والی ہے۔ ③ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں ④

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

اور قائم رکھتے ہیں نماز کو ⑤ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

دیتے رہتے ہیں۔ ⑥ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں،

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

اس پر جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا ⑦

① اس سورۃ کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے ایک حدیث میں جو ترمذی وغیرہ نے نقل کی ہے وارد ہے کہ ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، یقیناً شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی رہے۔(ترمذی:۲۸۷۷)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ قرآن کا کوہان ہے۔(الصحیحة:۵۸۸)

نیز آپ نے فرمایا سورہ بقرہ سیکھو اس کو سیکھ لینا باعث برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا حسرت ہے۔(صحیح مسلم:۸۰۴)

(یعنی اس پر ایمان و یقین نہ لانے والے اور اس کی ہدایات سے محروم رہنے والے قیامت کے دن اور موت کے بعد دریائے حسرت میں غرق ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ کچھ دیر چپ رہنے کے بعد بولے سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھو یہ دونوں نورانی سورتیں ہیں اپنے پڑھنے والوں پر سائبان یا بادل یا پرندوں کے جھنڈ کی طرح قیامت کے روز سایہ کریں گی۔

اس سورت کی بیشتر بلکہ تقریباً تمام تر آیتیں رسول اللہ ﷺ کے قیام مدینہ کے زمانہ میں بعد ہجرت نازل ہوئی ہیں کہیں کہیں کسی مکی آیت کا شامل ہو جانا سورت کے مدنی ہونے کے منافی نہیں (ماجدی) اس کی پہلی چند آیتوں کا نزول مالک بن حنیف یہودی کی ہفوات کے ازالہ کے لیے ہوا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ قرآن وہ کتاب نہیں ہے جس کی خبر کتب سابقہ میں دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کی پہلی چند آیات کو نازل فرما کر اس شبہ کو دور کیا اور پہلی چار آیتوں میں مسلمانوں کے اوصاف اور دو آیتوں میں کافروں کی مذمت اور تیرہ آیتوں میں منافقوں کی برائی بیان فرمائی۔

② حروف مقطعات کے معنی بتلانے میں بہت ہی اختلاف ہوا ہے لیکن مشاہیر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ میں سے اکثر کا اور جمہور مفسرین کا مسلک یہ ہے کہ یہ حروف ان تشابہات قرآنی میں سے ہیں جن کا علم کسی مصلحت سے عام بندوں کو نہیں دیا گیا۔

③ مخلوق تین قسم کی ہے ایک وہ لوگ ہیں جن کو اس بات کا خیال ہے کہ ہمارا کوئی مالک ہے جو ہم سے ہمارے افعال کی نسبت سوال کرے گا۔ ایسے لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اپنے خیالات کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ غلط ہی ہوں بلکہ حق کہنے والوں کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ تیسری قسم کے وہ ہیں جو صرف اپنے مطلب کے یار ہیں نہ اسلام سے عداوت نہ کفر سے عار۔ یہ قرآن بلاشک پہلی قسم کے لوگوں میں اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔

④ ایمان کا لفظ شامل ہے اللہ تعالیٰ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لانے کو اور اس اقرار کی تصدیق عمل کے ساتھ کرنے کو۔ ایمان بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ قیامت، جنت و دوزخ، ملاقات خداوندی یہ سب چیزیں غیب میں داخل ہیں اور مراد اس سے وہ پوشیدہ چیزیں ہیں جو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔

⑤ یعنی نماز کو اس کے حقوق کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔ قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نماز کے اوقات کا خیال رکھنا، اچھی طرح سے وضو کرنا، رکوع سجدہ پوری طرح کرنا اقامت صلوٰۃ ہے۔(ابن کثیر)

صفوں کا سیدھا کرنا، پیر سے پیر، ٹخنے سے ٹخنا اور کندھے سے کندھا ملا کر جماعت میں کھڑا ہونا بھی اقامت صلوٰۃ ہے۔(صحیح البخاری:۷۲۳، صحیح مسلم:۴۳۳)

پس حقیقی نماز وہی ہے جو ان جملہ شرائط ظاہری و باطنی کو ملحوظ رکھ کر ادا کی جائے ورنہ وہ نماز الٹا گلے کا طوق بن جانے والی ہے۔

⑥ امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت عام ہے زکوٰۃ کو اور اہل و عیال پر خرچ کرنے کو اور جن لوگوں کو دینا ضروری ہے ان سب کے دینے کو شامل ہے۔(ابن کثیر)

⑦ واضح ہو کہ کتب سابقہ جن کی تصدیق قرآن کریم نے کی ہے، بحیثیت مجموعی یہ نہیں جو اس وقت متداول ہیں۔ یہ تو کتب تواریخ کی طرح ہیں۔

ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت ان کتب کا موجودہ طرز ہی بتلا رہا ہے۔ تورات ابتداء سے انتہاء تک اور انجیل اول سے آخر تک پڑھنے سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ان کے بنانے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد کا ذکر بھی اس (تورات) میں موجود ہے۔(ثنائی)

maktabaurdusia.com
CamScanner

وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ ① یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں جن کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

برابر ہے، وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ ② اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر، ان کے کانوں پر مہر

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان ہی کے لیے بڑا عذاب ہے۔

وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ ع وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا

بعض لوگ کہتے تو ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں

بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ

لیکن درحقیقت وہ ایماندار نہیں ہوتے۔ ③ وہ اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا

چاہتے ہیں لیکن دراصل خود اپنے تئیں دھوکہ دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں

يَشْعُرُوْنَ ۝۹ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ

بیماری تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا

کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس زمین میں فساد نہ

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱ اَلَآ

کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو یقیناً یہی

اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ وَ اِذَا قِيْلَ

لوگ فساد کرنے والے ہیں لیکن شعور سمجھ نہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے

لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ

کہ ان لوگوں (یعنی صحابہؓ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا

السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳

ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں؟ خبردار ہو جاؤ یقیناً یہی بے وقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔ ④

شانِ نزول:...... حضرت علی ؓ نے ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی اور اس کے یاروں سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور نفاق چھوڑو۔ بظاہر مسلمان اور دل میں کافر رہنا بری بات ہے۔ انھوں نے جواب دیا ابوالحسن آپ ہماری طرف نفاق کا خیال رکھتے ہو حالانکہ ہم سچے مسلمان ہیں، اللہ پاک نے اس کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔

① یہ چھٹا اور آخری وصف ان متقین اہل ضمیر کا بیان ہوا جو قرآن سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

الآخرۃ پر ایک مقالہ:...... الآخرۃ سے مراد ہے دار الآخرت یا عالم آخرت۔ یعنی وہ عالم جو موجودہ سلسلۂ زندگی کے بعد شروع ہوگا اسے آخرت اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس فانی زندگی کے خاتمہ کے بعد پیش آئے گا۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر کہیں دار الآخرۃ سے آیا ہے اور کہیں صرف آخرت سے۔ جزا اور سزا کے لیے ایک مستقل آئندہ عالم پر یقین رکھنا دین صحیح کے لوازم میں سے ہے۔ یہیں سے تردید ہو گئی ان باطل مذہبوں کی جو کہنے کو تو مذہب ہیں لیکن یا تو سرے سے جزائے اعمال ہی کے قائل نہیں یا قائل تو ہیں لیکن اس جزا کا محل و مکان اسی عالم دنیا کو سمجھتے ہیں خواہ ایک ہی قالب میں یا کئی قالبوں میں۔ بعض جدید اہل باطل نے الآخرۃ کا ترجمہ کیا ہے زمانہ آخر کی وحی تاکہ اس سے ان کی خود ساختہ نبوت کا اجراء قرآن سے ثابت ہو لیکن یہ ترجمہ ہے نہ تفسیر۔ یہ صرف تمسخر اور تلعب ہے قرآن مجید اور لغت عربی دونوں کے ساتھ۔ یوقنون، ایقان یا یقین کے معنی یہ نہیں کہ محض عقل کسی عقیدہ کو استدلالاً مان لے یا منطق بادل ناخواستہ سکوت پر مجبور ہو جائے یا دماغ اس کے مان لینے کا محض سرسری طور پر لفظی اقرار کرے جیسا کہ اکثر فلسفیانہ نظریوں کے ساتھ معاملہ رہتا ہے بلکہ یقین یہ ہے کہ اس مسئلہ پر دل و جان سے اعتقاد جم جائے یقین کی راہ شک، گمان خیال سب سے الگ ہے۔

② **اقسام کفر کا بیان:**...... کفر کی چار قسمیں ہیں ایک کفر انکار یعنی نہ تو اللہ کو پہچانے اور نہ اس کا اقرار کرے، دوسرا کفر جحود (یعنی اللہ کو دل میں حق جاننا اور زبان سے اقرار نہ کرنا) تیسرا کفر عناد یعنی دل میں جانے اور زبان سے اقرار تو کرے مگر حکم نہ مانے اور چوتھا کفر نفاق یعنی زبان سے اقرار مگر دل میں یقین نہیں (معالم) کفر اللہ سے مخصوص نہیں بلکہ تمام نصوص اور ضروریات دینی کے متعلق یہی تقسیم ہوگی۔ ③ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لے گئے اور آپ کا جاہ و جلال روز افزوں ہونے لگا اور خالص لوگ جوق در جوق مسلمان ہو رہے تھے کہ دنیاداروں کو سوا اس کے کچھ نہ سوجھی کہ بظاہر مسلمان ہو جائیں اور باطن میں وہی اپنا خبث چھپائیں، جس قسم کا آدمی ملے اس سے ویسے ہی ہو جائیں۔ ان کی اس چالبازی سے عام مسلمان دھوکے میں آنے لگے اور خاص مذہب اسلام کی ترقی کو بھی اس سے رکاوٹ کا اندیشہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دنیاداروں کے حال سے اپنے نبی کو مطلع کرنا چاہا اور قرآن مجید میں ان کی خباثت کا ذکر اس آیت میں کیا۔

④ مطلب یہ کہ جب ان منافقوں کو صحابہ ؓ کی طرح اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر، موت کے بعد جی اٹھنے پر اور جنت و دوزخ وغیرہ پر ایمان لانے کو کہا جاتا ہے تو یہ کمبخت ایسے ایمان کو بے وقوفوں کا ایمان بتاتے ہیں (ابن کثیر) اللھم لا تجعلنا منھم۔

CamScanner

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ
اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایماندار ہیں اور جب اپنے بڑوں کے
قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ
پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔
بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا ہے۔ ①
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں مول لے لیا پس نہ تو ان کی تجارت نے
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّاۤ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ
ان کو فائدہ پہنچایا اور نہ یہ ہدایت والے ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے
اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ
آگ جلائی پس آس پاس کی چیزیں روشنی میں آئی ہی تھیں جو اللہ ان کے نور کو لے گیا
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ
اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا۔ جو نہیں دیکھتے، بہرے گونگے اندھے ہیں پس وہ نہیں لوٹتے۔
وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ
یا آسمانی برسات کی طرح جس میں اندھیریاں اور گرج اور بجلی ہو۔ موت سے ڈر کر کڑا کے کی وجہ
حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ
سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرنے والا ہے۔ ② قریب
يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ
ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے جائے جب ان کے لیے روشنی کرتی ہے تو اس میں چلتے پھرتے
عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ
ہیں اور جب ان پر اندھیرا کرتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ
کانوں اور آنکھوں کو بیکار کر دے یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے لوگو! اپنے
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾
اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے سب کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔ ③

① ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منافق جو مسلمانوں کے ساتھ تمسخر اور ہنسی کرتے ہیں اس کے بدلے میں ان کے ساتھ قیامت میں یہ مذاق کیا جائے گا کہ ان کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور ان کو اس کی طرف روانہ کیا جائے گا جب دروازے کے قریب پہنچیں گے تو جنت کا دروازہ بند ہو جائے گا اور منافقوں کو دھکے دے کر دوزخ کی طرف ہانک دیں گے تا کہ خوب حسرت اور ذلت ہو۔ (جامع البیان)

② منافقین کا یہ حال تھا کہ جب آپ ﷺ کی مجلس میں آتے اور آپ کچھ فرماتے تو اس خوف سے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے کہ شاید ہماری مذمت میں کوئی آیت نازل ہوئی ہو یا ہمارے قتل وغیرہ کا حکم اترا ہو۔ اور جب ان منافقوں کے مال، اولاد میں ترقی ہوتی یا کوئی فتح ہو کر غنیمت کے مال کا حصہ ملتا تو کہتے کہ یہ دین اب ثابت ہو گیا پس دین پر مستقل اور مضبوط ہونے کا ارادہ رکھتے اور جب مال و اولاد میں کچھ نقصان پہنچ جاتا یا مسلمانوں کو کہیں شکست ہوتی یا کوئی رنج و غم پہنچتا تو کہتے اس دین کی نحوست سے یہ ہوا اور مرتد ہو جاتے۔

③ **حقیقت عبادت پر ایک تفصیل:**...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جس جگہ بھی ﴿اُعْبُدُوْا﴾ ''عبادت کرو'' کا حکم آیا ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ اللہ پاک کو ایک مانو، شرک سے بچو اور توحید اختیار کرو۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کو واجب الوجود اور زمین و آسمان کا خالق مالک تو تمام کفار اور مشرکین تسلیم کرتے تھے جیسا کہ آیت شریفہ ﴿وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ﴾ میں وارد ہے کہ اگر ان مشرکوں سے پوچھو کہ زمین و آسمان کا خالق کون ہے تو فوراً یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔

قرآن کریم اور دیگر کتب الٰہیہ نے جس توحید کی دعوت دی ہے وہ یہ ہے کہ بندگی اور عبادت کے جتنے بھی کام ہیں ان سب کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ کو گردانا جائے اور ہر قسم کی مالی، قولی اور فعلی عبادات صرف اس اکیلے کے لیے کی جائیں۔

نیز فرماتے ہیں کہ مشرکین کا خیال ہے کہ صالحین اپنی نیکیوں کے طفیل اللہ کی الوہیت میں شامل ہو گئے اور اب ایسے صالحین کی نذر نیاز کرنا ان کا نام اٹھتے بیٹھتے لینا قضائے حاجات کے لیے ان کو پکارنا عین اللہ کی عبادت میں داخل ہے۔

آگے شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"وهذا مرض جمهور اليهود والنصارى والمشركين وبعض الغلاة من منافقي دين محمد الى يومنا هذا." (حجۃ اللہ البالغۃ ص ٦١)

یعنی یہ وہ مرض ہے جس میں جمہور یہود و نصاریٰ اور مشرکین اور امت محمدیہ کے بعض منافق غالی اسلام کا دم بھرنے والے آج تک مبتلا ہیں۔ یا اللہ! تو ہم کو سچے دین پر ثابت قدم رکھ۔ آمین

CamScanner

بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ٢٦

بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے اور گمراہ تو صرف فاسقوں

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ

کو ہی کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے

اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے

الْخٰسِرُوْنَ ٢٧ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا

ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو حالانکہ

فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٢٨

تم مردہ تھے۔ اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا پھر اسی کی

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے۔ (1) وہی اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی کل چیزوں کو پیدا کیا (2)

السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٢٩

پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور ان ساتوں کو ٹھیک ٹھاک کیا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (3) جب

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ

تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا،

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ

ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری تسبیح، حمد

وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا

اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (4) اور

تَعْلَمُوْنَ ٣٠ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ ۙ

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام نام سکھا کر، ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا اگر تم

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔـوْنِىْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٣١ قَالُوْا

سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ ان سب نے کہا، اے اللہ تیری ذات پاک ہے۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ٣٢

ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے۔ پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے۔ (5)

(1) **فرشتوں کی بابت ایک علمی مقالہ:**...... مطلب یہ ہے کہ تم اپنے باپوں کی پیٹھ میں مردہ تھے، یعنی کچھ بھی نہ تھے۔ اس نے تمہیں زندگی بخشی یعنی پیدا کیا، پھر تمہیں موت دے گا۔ پھر تم کو قبروں سے اٹھائے گا پس ایک حالت مردہ پن کی دنیا میں آنے سے پہلے، پھر دوسری حالت دنیا میں مرنے کی اور قبروں کی طرف جانے کی، پھر روز قیامت میں اٹھ کھڑے ہونے کی۔ یہ ہیں دو زندگیاں اور دو موتیں۔ (ابن کثیر) (2) تاکہ تم ان سے منافع حاصل کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ چوپائے ہیں تو تمہارے لیے نباتات ہیں تو تمہارے لیے جمادات ہیں تو تمہارے لیے، تمہاری خاطر زمین پیدا کی، ہر قسم کی قوتیں ودیعت کیں۔ (3) اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی پیدائش آسمانوں سے پہلے ہے مگر سورہ نازعات میں ہے کہ زمین کو آسمان کے بعد پھیلایا۔ بخاری شریف میں ہر دو آیات کی تطبیق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں مروی ہے کہ زمین پیدا تو آسمانوں سے پہلے ہوئی مگر اس کا پھیلاؤ آسمانوں کی پیدائش کے بعد کیا گیا۔ بیشتر علمائے سلف وخلف ہر دو آیات میں یہی تطبیق دیتے ہیں۔ استواء اللہ کی ایک صفت ہے۔ اس قسم کی تمام صفات کے بارے میں سلف امت کا یہ مذہب ہے کہ وہ ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کو ظاہری معنی پر رکھتے ہیں اور معتزلہ وغیرہ کی طرح تاویلات نہیں کرتے اور یہی حق ہے۔

(4) یہ پہلا موقع ہے کہ قرآن کریم میں فرشتوں کا صریح ذکر آیا ہے چونکہ بعض جدید نام نہاد محققین نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے اس لیے ہم ذرا تفصیل سے لکھتے ہیں۔ فرشتے کا لفظ جسے عربی میں ملک اور ملائکہ کہتے ہیں اصلی تو انہیں معنی میں اطلاق ہوتا ہے جسے عام مسلمان بلکہ یہود ونصاریٰ اور عرب کے مشرک سمجھا کرتے تھے کہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جو گناہوں سے پاک اور اللہ کے حکم کی تابعدار اور اس کی عبادت میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں کسی کا زمین سے تعلق ہے کسی کا آسمان سے، آسمان والے بحکم الٰہی زمین پر آجاتے ہیں اور زمین والے آسمان پر جا سکتے ہیں ان کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ہوا کی طرح مرئی اور مشاہد نہیں ہوتے ہاں جب چاہیں اپنی شکل یا کسی آدمی کی صورت میں دکھائی دے سکتے ہیں وہ انبیاء علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں اور سرکش لوگوں کی ہلاکت بھی بحکم الٰہی انہیں کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ یہ خلاصہ ہے ان معنوں کا جن پر اہل ادیان فرشتہ بولتے ہیں۔ مشرکین عرب ملائکہ کو بوجہ مستور ہونے کے خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے قرآن کریم نے ان کے اس خیال کی تردید کی۔ فرشتوں کے ذکر سے توراۃ انجیل قرآن اور احادیث نبوی بھری پڑی ہیں۔ ایک حدیث میں صراحتاً موجود ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ غرض فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک جداگانہ مخلوق ہیں۔ مگر سرسید احمد خاں (اور ان کے پیروکار) فرشتوں کو ان معنی میں تسلیم نہیں کرتے وہ ملائکہ سے انسانی قویٰ مراد لیتے ہیں تعجب ہے کہ سرسید مفسرین کی باتوں کو بے دلیل کہہ کر رد کر دیا کرتے ہیں مگر دلیل پیش کرنے کا قاعدہ بھول خود جاتے ہیں، قرآنی تصریحات کی رو سے سرسید کا یہ قول بالکل بے معنی ثابت ہوتا ہے (ملخص ثنائی) (5) فرشتوں پر پیدائش آدم علیہ السلام کا ظاہر کرنا بغرض اطلاع تھا۔ مشورہ مطلوب نہیں تھا جس پر فرشتوں نے اپنی پاکی اور بزرگی بتلا کر اپنا استحقاق دکھلانا چاہا اور ساتھ ہی دعویٰ ہر چیز کے علم کا بھی کیا جس کے جواب میں ان کی غلط فہمی رفع کرنے کے لیے یہ ضروری ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے جائیں تاکہ ان کو معلوم ہو کہ بہت سے ایسے امور ہیں جن تک ہمارے علم کی رسائی ابھی تک نہیں ہے، اسی لیے انہوں نے لا علم لنا کہہ کر اپنے ناقص علم کا اعتراف کیا۔ ان آیات کو اس طور پر سمجھ لینے سے سارے اعتراضات رفع ہو جاتے ہیں۔

CamScanner

خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ
میں رہیں گے۔ اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی
عَلَيْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾
اور میرے عہد کو پورا کرو۔ میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ (1)
وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ
اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل فرمائی ہے
بِهٖ ۠ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾
اور اس کے ساتھ تم ہی پہلے کافر نہ بنو اور آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ بیچو اور صرف
وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾
مجھ ہی سے ڈرتے رہا کرو۔ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کیا کرو اور نہ حق کو چھپاؤ۔ تمہیں
وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾
تو خود اس کا علم ہے۔ اور نمازوں کو قائم رکھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور رکوع کرنے والوں
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ
کے ساتھ رکوع کیا کرو۔ کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے تئیں بھول
الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ
جاتے ہو؟ باوجودیکہ تم کتاب کو پڑھتے ہو۔ (2) کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں؟۔ صبر اور
وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ لا الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ
نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ یہ بڑی چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔ جو جانتے
مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور اس کی طرف لوٹ کر جانے
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
والے ہیں۔ اے اولاد یعقوب میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا
اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ اس دن سے ڈرتے رہو جب کوئی کسی
وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
کو نفع نہ دے سکے گا اور نہ شفاعت اور سفارش قبول ہوگی اور نہ کوئی بدلہ اور فدیہ لیا جائے گا

(1) **بنی اسرائیل کی بابت کچھ تفصیلات:**...... مشہور و نامور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام عراقی ثم شامی ثم حجازی! ان سے مشہور و نامور دو نسلیں چلیں ایک بی بی ہاجرہ کے بطن کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے۔ یہ نسل بنی اسماعیل کہلائی اور آگے چل کر قریش اسی کی ایک شاخ پیدا ہوئی۔ ان کا وطن عرب رہا۔ دوسری بی بی سارہ عراقی کے بطن کے فرزند حضرت اسحٰق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب عرف اسرائیل علیہ السلام سے، یہ نسل بنی اسرائیل کہلائی۔ اس کا وطن شام رہا۔ قدیم جغرافیہ میں فلسطین کوئی الگ ملک نہ تھا بلکہ شام ہی کا جزو تھا۔ ایک تیسری نسل تیسری بیوی حضرت قطورہ سے چلی اور بنی قطورہ کہلائی لیکن اسے تاریخ میں اس درجہ کی اہمیت حاصل نہیں۔ بنی اسرائیل کا عروج صدیوں رہا۔ توحید کی علمبردار دنیا میں یہی قوم رہی۔ انبیاء و مرسلین ان کے درمیان ہوتے رہے۔ بڑے بڑے عابد و زاہد ان میں پیدا ہوگئے ان میں حکمران، سلاطین اور فوجی جرنیل بڑے بڑے پیدا ہوتے رہے نزول قرآن کے وقت ان کا دنیاوی اقتدار مدت ہوئی رخصت ہو چکا تھا۔ بنی اسرائیل تو ایک قومی اور نسلی اصطلاح ہے مذہبی حیثیت سے یہ لوگ یہود تھے، اہل کتاب تھے، توراۃ محرف و مسخ شدہ ہو کر بہرحال ان کے درمیان موجود تھی۔ مشرکین عرب ان سے بہت کچھ متاثر تھے۔ یہود کے مذہبی نوشتوں اور زبانی روایتوں میں ایک آنے والے نبی کی بشارت موجود تھی اور یہ لوگ اس نبی موعود علیہ السلام کے ظہور کے منتظر رہتے تھے۔ ان اسباب عام و خاص دونوں کی بنا پر یہ بالکل قدرتی امر تھا کہ قرآن مجید میں اس قوم کے ساتھ خطاب ہو اور خوب مفصل ہو، اس منزل پر پہنچ کر بہتر ہوگا کہ ایک نظر قرآن مجید کی ترتیب بیان پر بھی کر لی جائے۔ قرآن مجید کا اصل مخاطب ساری کائنات انسانی سے ہے اسی مناسبت سے رکوع اول میں اس کا بیان ہوا کہ نوع انسان کی حقیقی تقسیم میں کل دو جزو ہیں ایک اچھے یا مومن اور دوسرے برے یا کافر۔ مومن یا نیک وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کے دستور حیات کو تسلیم کرتے ہیں اور کافر یا بد وہ جو اس سے انکار کرتے ہیں۔ دوسرے رکوع میں بیان کافروں ہی کی ایک خاص قسم مخفی کافروں کا ہوا اور یہ بتایا گیا کہ یہ لوگ بھی ایمان اور نجات سے محروم ہی رہیں گے۔ تیسرے رکوع میں مخاطب ساری نسل انسانی کو کیا گیا اور قرآن کا اصل پیام یعنی توحید و رسالت بیان کر دیا گیا۔ چوتھا رکوع تاریخ نسل انسانی پر ہے، اس میں یہ بیان ہوا کہ انسان کی اصلی غرض دنیا میں قانون الٰہی کا نفاذ ہے اور حاکمیت الٰہی کی نیابت ذرا سی غفلت میں نسلِ انسانی کا دیرینہ دشمن شیطان اس کو پچھاڑ سکتا اور حق سے باطل کی طرف نور سے ظلمت کی جانب اسے موڑ سکتا ہے لیکن اگر انسان ذرا بھی ہمت اور توجہ صرف کرتا رہے اور انبیاء علیہم السلام کی بتائی ہوئی اور دکھائی ہوئی صراط مستقیم پر قائم رہے تو وہی غالب اور منصور رہے گا۔ اب پانچویں رکوع میں بیان اس کا شروع ہوتا ہے اور اس کی تفصیل متعدد رکوعوں تک چلتی رہے گی کہ مدت دراز ہوئی ایک بڑے مقبول برگزیدہ بندے کی اولاد میں ایک خاص نسل کو توحید کی نعمت خاص سے سرفراز کیا گیا تھا مگر وہ قوم اس کی نااہل ثابت ہوئی۔ مواقع اسے بار بار دیے گئے، رعایت اس کے ساتھ بار بار کی گئی لیکن ہر بار اس نے اس نعمت کو اپنے ہاتھوں ضائع کیا یہاں تک کہ اپنی ہی نسل کے آخری پیغمبر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی مخالفت میں تو حد ہی سے گزر گئی۔ طویل اور مسلسل مراعات کے بعد اب حکومت الٰہی کا ایک دستور نیا ضابطہ اختیار کرتا ہے اس ناشکر گزار نافرمان قوم کو اس منصب سے معزول کیا جاتا ہے۔ (ماجدی)

(2) بعض علمائے یہود کا شیوہ تھا کہ جب ان سے کوئی قریبی رشتہ دار رسول اللہ ﷺ کے حالات سے متعلق سوال کرتا تو اس پر اسلام اور آنحضرت ﷺ کی صداقت ظاہر کرتے اور خود اسی کفر پر اڑے رہتے، تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ثنائی بحوالہ معالم)

CamScanner